عبدالرحمٰن چغتائی

خلیفہ حکیم کا محلہ

میرے خیال میں علامہ اقبال کے بعد خلیفہ عبدالحکیم کی جگہ ہے۔ وہ مخصوص بصیرت کے مالک تھے اور
علم و ادب دین و حکمت کی دنیا میں انہوں نے جو نشانات چھوڑے ہیں وہ لافانی ہیں۔ ان کی عالمانہ حیثیت پر
روشنی ڈالنے کے خیال سے ہی مجھے اپنی کم علمی کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن خلیفہ حکیم میرے بچپن کے دوست اور ہمسایہ بھی
تھے۔ ہم نے قریب قریب ایک ہی ماحول میں پرورش پائی ہے۔ اور ایک ایسے محلے میں اکٹھے رہے ہیں جس کی فضا
ہمارے لیے شروع سے لے کر آخر تک مسموم تھی۔ اور میں نے خلیفہ صاحب کی زندگی کا یہ دور بھی دیکھا ہے۔

سوائے چند جانے پہچانے دوستوں کے جن کے ساتھ زندگی خوب گزرتی تھی ہمارے محلے میں کوئی اور دلکشی
نہ تھی۔ وہ کچھ ایسا ماحول تھا جہاں کے رہنے والوں کو ہمارے جذبات کا خیال رکھنا گوارہ نہ تھا۔ وہ ایک ایسی فضا تھی
جس میں ہمارے احساسات کو سمجھنے کی نہ کبھی کوشش کی گئی اور نہ ہمارا ساتھ دیا گیا۔ اس محلے میں ہونے والے حادثوں
کو بھی ہماری نالائقی پر محمول کیا جاتا اور ہر موقع پر ہمیں مجرم ٹھہرایا جاتا تھا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہم اہل محلہ کے احساسات کا
لحاظ نہیں رکھتے۔ اس عمر میں قوت برداشت کچھ اس درجہ ہوتی ہے کہ ہر بات آئی گئی کردی جاتی ہے اور ہم بڑی بڑی
باتوں کو بھی بچا جاتے تھے۔

خلیفہ حکیم بڑے آدمی ہوئے اور اس بڑائی کی علامتیں لڑکپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں۔ وہ ناموافق حالات سے
دل برداشتہ نہ ہوتے اور بڑے بڑے واقعات کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ وہ اپنی ذہانت اور زندہ دلی کی وجہ سے
اپنے تمام ساتھیوں میں ممتاز تھے۔ اور اس ماحول میں بھی اپنے دوستوں کا ایک حلقہ بنا لیا تھا جن سے وہ خوش گپیوں کے
علاوہ کام کی باتیں بھی کرتے تھے۔ کم عمر دوستوں کے اس حلقہ میں وہ فرسودہ رسوم و عادات کی مذمت کرتے اور اس
کھنڈر کو گرا کر تہذیب کی نئی شاندار عمارت بنانے کی ضرورت بیان کرتے۔ وہ حال کو مستقبل کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔
زمانہ گذرتا گیا یہاں تک کہ خلیفہ حکیم کی شادی ہوگئی۔ نہ تو خلیفہ حکیم رسم و رواج کے پابند تھے اور نہ بیگم حکیم کو پرانی
رسمیں پسند تھیں۔ اور انہوں نے اس ماحول میں ایک بڑا جرأت مندانہ قدم اٹھایا۔ ایسے تنگ نظر ماحول اور وسیع محلے
میں، جو خود ایک شہر کی حیثیت رکھتا ہے بیگم حکیم بے پردہ نکلنے لگیں۔ جب یہ دونوں گذرتے تو دیکھنے والے چہ می گوئیاں

کرتے - اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے جس کا برداشت کرنا آسان نہ تھا - خلیفہ حکیم پر تنقید کرنے والے وہ لوگ تھے جو ان کے پاؤں کی گرد کے برابر بھی نہ تھے ۔ خلیفہ صاحب اپنے ارادے کے پکے تھے ۔ جب کبھی اس کا ذکر آتا تو مسکراتے اور یہ کہہ کر چپ ہو جاتے کہ "بھئی ہم جتنے آگے ہیں یہ لوگ اس سے کہیں زیادہ پیچھے ہیں"

ان لوگوں کے ذہنی انتشار اور ذہنی بیماریوں پر خلیفہ حکیم متاسف تھے اور ان کو ان سے پوری ہمدردی بھی تھی ۔ وہ اس ماحول سے مایوس ہونے کے بجائے اس کو بدل دینا چاہتے تھے ۔ میرے فن سے ان کو گہرا لگاؤ تھا اور ایک مرتبہ اپنی دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے مجھ سے پوچھا کہ "چغتائی ! تم تو ان ذہنی بیماریوں سے متاثر نہیں ہوئے" میں نے کہا کہ میں تو ایسا محسوس نہیں کرتا ۔ کہنے لگے تو بس ٹھیک ہے ابھی تم کو بہت سے شاندار کام انجام دینے ہیں جن کا خود تمہیں تصور تک نہیں ۔ اور ان کے یہ الفاظ میرے کانوں میں ہمیشہ گونجتے رہے ۔ علم و حکمت کی دنیا خلیفہ حکیم کی منتظر تھی اور آخرکار ہم اپنی قدیم رہائش گاہوں کو چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ۔ لیکن اس ماحول اور محلے کو چھوڑتے وقت نہ کوئی عظیم صدمہ محسوس کیا اور نہ اس سے جدا ہوتے ہوئے مسرت کے آنسو بہائے ۔

اسلام کی بنیادی حقیقتیں

اس عنوان کے تحت ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے رفقاء نے اسلام کی بنیادی حقیقتوں پر بحث کی ہے ۔ موضوع یہ ہیں : (۱) اساسِ اسلام از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم (۲) ابدی اسلام از مظہرالدین صدیقی (۳) اصولِ اسلام از خواجہ عباداللہ اختر (۴) روحِ اسلام از ڈاکٹر محمد رفیع الدین ۔

صفحات ۲۳۳

قیمت ...... ۲ روپے

ملنے کا پتہ :

سیکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کلب روڈ ۔ لاہور